© rasailojaraid.com

کے علاوہ شہر کے متعدد ارباب علم وادب حضرات بھی شریک طعام تھے ۔ خوب سیر ہوکر کھانا کھایا ۔ اور پھر فوراً بس اڈہ کے لئے روانہ ہوگیا ۔ سید صاحب، مولانا ضیاء الدین اصلاحی اور مولوی عمیر الصدیق صاحب نے رفاقت کی بس اڈہ سے ٹیکسی کے ذریعہ ½ ۱۱ بجے بنارس پہونچا اور وہاں سے جینتی جنتا ٹرین میں سوار ہوکر دوسری صبح کو علی گڈھ پہونچ گیا ۔ دار المصنفین کی خاموش، پرسکون اور راحت بخش فضاء اور خالص علمی و ادبی ماحول دیکھکر جی چاہتا تھا کم از کم پانچ چھ دن ٹھہروں مگر یہ ممکن نہ تھا ۔ بہرحال ارباب جامعۃ الفلاح اور ارکان دار المصنفین نے جس تکریم و اعزاز اور پرخلوص محبت و دلجوئی کا معاملہ کیا ہے وہ رسمی شکریہ کے حدود سے ماوراء ہے

---

(۲) لکھنؤ میں چند برس سے مولانا ابوالکلام آزاد میموریل سوسائٹی مولانا علی میاں کی صدارت میں قائم ہے ۲۶ مارچ کو اس کا سالانہ جلسہ مغرب کے بعد گنگا پرشاد میموریل حال میں منعقد ہوا ۔ علی گڈھ سے ڈاکٹر محمد اقبال انصاری، ڈاکٹر ریاض الرحمن خاں شیروانی اور پروفیسر محمد عثمان ادھی کی معیت میں اس جلسہ میں شریک ہوا بلکہ مولانا علی میاں کی تحریک پر صدارت میں نے ہی کی ۔ الشیخ عبد المنعم النمر وزیر اوقاف مصر کی قیادت میں جو وفد دیوبند آیا ہوا تھا خصوصی دعوت پر اس جلسہ میں شریک تھا ۔ جلسہ کا آغاز قاری عبد الباسط (مصر) کی سحر انگیز قراءت سے ہوا اسکے بعد ۔ الشیخ عبد المنعم النمر نے جنہوں نے مولانا آزاد پر تحقیقی مقالہ لکھکر ڈاکٹریٹ کی سند لی ہے عربی میں تقریر کی ۔ اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ہوا ۔ پھر علی الترتیب مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی اور مرکزی وزیر جناب ضیاء الرحمن انصاری نے مولانا آزاد کو خراج عقیدت پیش کیا ۔ آخر میں میں نے چند کلمات کہے اور ½ ۹ بجے قاری عبد الباسط کی دعا پر جلسہ ختم ہوگیا جلسہ بہت شاندار ہوا ۔ ہال کے باہر بھی بڑا مجمع تھا ۔ ایک سیمینار کا انتظام بھی تھا جس میں شرکت کیلئے دور دور سے ارباب علم اور دانشور آئے تھے مگر بعض وجوہ سے وہ منعقد نہ ہوسکا ۔ یونس صاحب خالدی اور عبد الجبار صاحب سوسائٹی کے بڑے سرگرم اور فعال کارکن ہیں ۔ اب سوسائٹی نے اپنے کاموں کی توسیع و ترقی کا ایک بڑا منصوبہ بنایا ہے خدا کرے اس میں کامیابی ہو ۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد کا حق خاطر

© rasailojaraid.com